وقــائع و اخبــار

صاحبزادہ ساجد الرحمن

ادارہ تحقیقات اسلامی کیلئے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا گرانقدر عطیہ :

موجودہ صدی ھجری کے آغاز پر حکومت پاکستان نے ایک بین الاقوامی ,,ھجرہ پرائز،، کی شکل میں ایک انعام قائم کرنے کا اعـلان کیا تھا ۔ یہ گراں قدر انعام ان بین الاقوامی شخصیات کو پیش کیا جائے گا جنھوں نے اسـلامی علوم ، امن عالم ، اتحاد عالم اسـلامی وغیرہ میدانوں میں نمایاں خدمات سرانجام دی ھیں ۔ چنانچہ اس سلسلہ کا پہلا انعام ۱۹۸۱ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے پہلے سیکریٹری جنرل جناب تنکو عبدالرحمن کو دیا گیا ۔ دوسرا انعام حال ھی میں عالم اسلام کے نامور محقق ومفکر جناب ڈاکٹر محمد حمیداللہ کــو دیــا گیــا ھے ۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اور ان کا علمی مقام عالم اسـلام میں محتاج تعارف نہیں ہے ۔ عربی ، اردو ، انگریزی ، فرانسیسی ، ترکی اور جرمن زبانوں میں ڈاکٹر صاحب کی درجنوں تصانیف اور سینکڑوں مقالات سے دنیا بھر کے اھل علم استفادہ کر رھے ھیں ۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ انعام پیش کرکے حکومت پاکستان نے اس انعام کی قدر و منزلت میں اضافہ کیا ہے ۔ ھم یہ بات نہایت خوشی ، مسرت اور تشکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ ریکارڈ کرتے ھیں کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی علم دوستی ، استغناء اور ادارہ تحقیقات اسلامی سے اپنے دیرینہ علمی روابط کے پیش نظر دس لاکھ روپے کی

یہ خطیر رقم ادارہ کے کتب خانہ کو عطیہ کر دی ہے ۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے دلی شکر گذار ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی صحت کے لئے دعا گو ہیں ۔

مولانا سعید احمد اکبرآبادی

برصغیر پاک و ھند کے بلند پایہ محقق اور ندوۃ المصنفین کے رکن اساسی مولانا سعید احمد اکبرآبادی ۲۴ مئی مطابق ۳ رمضان المبارک بروز جمعہ عالم فنا سے عالم بقا کو روانہ ہو گئے ، انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مولانا مرحوم نے کراچی میں اپنی صاحبزادی کے گھر میں وفات پائی ، اور دارالعلوم کورنگی میں مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم کے ذاتی احاطہ قبور میں انہیں سپرد خاک کیا گیا ۔

مولانا سعید احمد اکبرآبادی سینتالیس برس تک ھندوستان کے مشہور علمی رسالہ ,,برھان،، کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رھے ، ان کے قلم سے بہت سی علمی ، ادبی اور تاریخی تصانیف نکلیں جنھوں نے دنیا بھر کے اھل علم سے خراج تحسین حاصل کیا ۔ ان میں سے ,,صدیق اکبر،، اور ,,عثمان ذوالنورین،، کو علمی حلقوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اور ادارہ کے رفقاء سے مرحوم کو دیرینہ قلبی تعلق تھا ۔ جب بھی پاکستان تشریف لانا ہوتا تو ادارہ میں ضرور قدم رنجہ ہوتے ۔ آخری بار مارچ ۸۴ء میں ادارہ میں آئے اور کئی روز علمی محفلیں رھیں ۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے اراکین مولانا مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ھیں اور ترقی درجات کیلئے دست بدعا ھیں ۔

همدرد یونیورسٹی :

حکیم محمد سعید صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ، حکیم صاحب موصوف مختلف حوالوں سے خواص و عوام میں یکساں طور پر مقبولیت کے حامل ھیں ، لیکن انہوں نے جس انداز سے ملک و ملت کی خدمت اسلامی علوم اور اخلاق و اقدار دینیہ کی اشاعت میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کیا ہے اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ دولت و ثروت کو استعمال کیا ہے اس نے بلاشبہ ان کی قدرومنزلت میں گونا گوں اضافہ کیا ہے ۔ اب حکیم صاحب مؤسسہ همدرد کے زیر اهتمام ایک همدرد یونیورسٹی قائم کر رہے ھیں ۔ اس مبارک مہم کا افتتاح ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۵ ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۸۵ء کو کراچی میں ہوا ۔ همدرد یونیورسٹی کو حکیم صاحب کے علمی کارناموں کا نقطۂ کمال قرار دینا مبالغہ نہیں ہوگا ۔ اس نئی یونیورسٹی کے مقاصد کو حکیم صاحب نے اپنے خطبۂ استقبالیہ (جو صدر پاکستان کو پیش کیا گیا) میں واضح کر دیا ہے ، انہوں نے کہا ,, همدرد یونیورسٹی نہ محدود مذہبی تعلیم کے تصور کی پیداوار ہے نہ جدید سائنس کے بے خدا اور انسان کش تصورات سے مرعوب ذهنیت کی تخلیق ۔ یہ جامعہ اسلام کے وسیع تصور علم کی علمبردار ہوگی ، جس کا اصول حکمت ، مومن کی گم شدہ میراث ہوگا کہ علم جہاں ملے ، جس سے ملے ، جب ملے لے لینا چاهیئے ۔ علم کی سچی محبت کی کمی اور علم کو قدر اعلیٰ نہ سمجھنے کا نتیجہ ھی ہے کہ ہم علمی میدانوں میں منتہی تو کیا اچھے مبتدی بھی نہیں رہے اور نور علم کے چراغ روشن کرتے کرتے خود تاریک راهوں میں بھٹکنے لگے ۔ همدرد یونیورسٹی کا نصب العین وہ علم ہے جو ملت کو قیادت کے منصب پر فائز کر سکے ۔ جو تخلیق و ایجاد میں تقلید کے بجائے امامت کا مرتبہ عطا کر سکے ۔